مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے انسانی ہدایت کے لیے اپنا بے مثل کلام سید المرسلین حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا اور قیامت تک اس پر عمل کا ہمیں مکلف بنایا قرآن پاک مکمل ضابطہ حیات ہے جیسے کہ ارشاد ربانی ہے۔

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ﴾ (المائدہ ۵:۳)

نیز یہ کتاب اپنی جامعیت و گہرائی کے اعتبار سے ہر دور کے انسان کے لیے دنیاوی فلاح و بہبود اور اخروی کامیابی کی ضامن و رہنما ہے اور ہر گوشہ زندگی کا احاطہ کیے ہوئے ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ﴾ (النحل ۱۶:۸۹)

اس منبع رشد و ہدایت کے اسرار و رموز، حکمتوں اور مفاہیم کو جاننے کے لیے جو فن وجود میں آیا اسے ''علم التفسیر'' کہتے ہیں۔ یہ فن اپنے موضوع کے اعتبار سے تمام علوم سے اشرف و افضل ہے اس فن کا آغاز رسالت مآب کی ذات اقدس سے ہوا آپ ﷺ اس کلام کے پہلے مفسر و شارح ہیں جنہوں نے اس کی تفہیم میں اپنے صحابہ کی راہنمائی فرمائی پھر عہد بہ عہد مختلف طبقہ اسلاف و مفسرین نے اپنے ذوق کے مطابق اس کی خدمت میں زندگیاں صرف کیں اور اس کے لیے مخصوص مناہج و اصول مرتب دیئے اور اس فن میں اپنے جوہر و کمالات دکھاتے ہوئے اہم کتب تفاسیر تالیف کیں تاریخ اسلام کے اوراق ان ائمہ و مفسرین کے اہم کارناموں سے مزین نظر آتے ہیں، میدان تفسیر میں کہیں ابن جریر اور ابن کثیر جیسے محدث اور مورخ دکھائی دیتے ہیں تو کہیں زمخشری اور ابوحیان جیسے ادباء اپنے جواہر علمی بکھیرتے نظر آتے ہیں کہیں رازی جیسے متکلم اور فلسفی الجھی ہوئی گتھیاں سلجھاتے رہے ہیں تو کہیں ابوبکر جصاص اور عبداللہ قرطبی جیسے فقہاء مسائل کی بند گرہیں کھولنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غرض ہر طبقہ فکر سے منسلک علماء اس علم کے شعبہ میں گوہر نایاب تلاشتے نظر آتے ہیں انہی میں سے ایک امام نسفیؒ (ترفی ۷۱۰ھ) ہیں، آپ کا پورا نام ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود ہے صغد کے علاقہ نسف میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے نسفی کہلائے آپ عظیم فقیہ، مفسر، متکلم زاہد و عابد اور ائمہ مفسرین میں تھے اور فقہ احناف کے پیروکار تھے۔

امام نسفیؒ نے مختلف علوم فنون تفسیر، حدیث، فقہ اصول فقہ، نحو میں متعدد کتب تالیف کیں جو فقہ احناف کی اہم کتب میں شمار ہوتیں ہیں امام نسفیؒ نے مدارک التنزیل وحقائق والتاویل کے نام سے قرآن مجید کی ایک تفسیر لکھی جو تفسیر نسفی کے نام سے معروف ہے یہ فقہی احکام پر مشتمل تفسیر ہے اور متنوع اسالیب کے اعتبار سے منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ اس میں تفسیر کشاف اور تفسیر بیضاوی سے اخذ واکتساب کیا گیا ہے البتہ معتزلی عقائد کو اپنی کتاب میں جگہ دینے سے گریز کیا گیا ہے، اس میں لغت، نحو، صرف، بلاغی نکات ومحسنات بدیعیہ، قرأت، فقہ اور علم الکلام جیسے موضوعات کو احسن انداز میں سمویا گیا ہے۔ عبارت مختصر وسلیس ہے، آیات الاحکام کی تفسیر کرتے ہوئے فقہی مذاہب ومسالک کو بیان کیا ہے اور عالم حنفی ہونے کی بنا پر فقہ حنفی کی تائید کرتے ہیں۔

اسی مقصد کے پیش نظر مقالہ ہذا کو تین ابواب میں تقسیم کیا ہے جو نو فصول پر مبنی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

باب اوّل: اس میں امام نسفیؒ کے احوال ہیں

فصل اوّل: میں امام نسفیؒ کے عہد کی سیاسی وعلمی صورتحال کا جائزہ لیا گیا ہے۔

فصل دوم: میں امام نسفیؒ کی سوانح حیات کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

فصل سوم: میں آپ کے علمی مقام ومرتبہ اور تصانیف پر مختصراً بحث کی گئی ہے۔

باب دوم: امام نسفیؒ کے منہج تفسیر کی اساسیات کے عنوان سے ہے۔ جس کی مزید تین فصول ہیں۔

فصل اوّل: تفسیر بالماثور اور اس کی ذیلی مباحث کو مدارک التنزیل سے امثلہ کے ذریعے زیر بحث لایا گیا ہے۔

فصل دوم: بنام تفسیر بالرائے ہے جس میں تفسیر نسفیؒ سے امثال کو ذکر کیا گیا ہے نیز کلامی مباحث کے عنوان کے تحت عقائد معتزلہ کا مختصراً تعارف وردتفسیر مدارک التنزیل سے بیان کیا گیا ہے۔

فصل سوم: لغوی و بلاغی مباحث پر مبنی ہے جس میں علم اللغہ و بلاغۃ کی ذیلی مباحث پر تفسیر مدارک التنزیل سے چند امثلہ کو بطور نمونہ بیان کیا ہے۔

باب سوم: مدارک التنزیل کے فقہی اسلوب پر مشتمل ہے۔

فصل اوّل: بعنوان تفسیر میں فقہی اصولوں کا بیان اور ان کا اطلاق ہے اس کی بھی تین فصول بنائی گئی ہیں۔ اس کے تحت ناسخ ومنسوخ، مطلق ومقید، عام وخاص، مجمل ومبین جیسی فقہی مباحث کو مدارک التنزیل سے مثالوں کے ذریعہ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

فصل دوم: فقہی مسائل و مباحث میں فقہائے احناف کی آراء اور ترجیح کے عنوان سے ہے جس میں مسائل و مباحث کی امثلہ اور آرائے احناف کو بیان کیا گیا ہے۔

فصل سوم: امہات کتب سے استفادہ کا منہج و اسلوب کے بیان میں ہے۔

مقالہ کے آغاز میں انتساب، اظہارِ تشکر، مقدمہ جبکہ اختتام پر نتائج کو نتیجۂ بحث کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے اور مصادر و مراجع کو سب سے آخر پر شامل کیا ہے۔

مقالہ ہذا کی تکمیل اللہ تعالیٰ کے کرم اور میرے اساتذہ کرام کی راہنمائی کی وجہ سے ممکن ہوئی ہے اور مقالہ کی تمام تر نقائص کی وجہ میرا تساہل اور کج فہمی ہے۔

اللہ ربّ العزت سے دُعا ہے کہ میری کمیوں و کوتاہیوں کو دور فرمائے اور اس کام کو میرے لیے ذریعہ نجات اور خیر و برکت بنائے۔

شائستہ پروین